بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

راہِ نجات

at\3670866969_ef7
not found.

پاکستان روز افزوں مصائب در مصائب کی لپیٹ میں ہے۔

- کیا یہ دشمنوں کی سازش، اتفاقی حادثات یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہی عذاب ہیں؟
- یکے بعد دیگرے یہ بڑھتے ہی کیوں جا رہے ہیں؟ ان کا ذمہ دار کون ہے؟
- کیا پاکستان کبھی دُنیا کے نقشہ پر ایک مبارک، معزز، خیر کی قوت کے طور پر اُبھر سکے گا؟
- راہِ نجات کیا ہے؟

ان سوالوں کا جواب یہ کتابچہ ہے۔

اٹامک سائنٹسٹ انجینئر سلطان بشیر محمود (ستارۂ امتیاز)

سلطان بشیر محمود (ستارۂ امتیاز) کا شمار پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے اولین معماروں میں ہوتا ہے
آپ کی سرکردگی میں پاکستان نے مشہور کہوٹہ پراجیکٹ شروع کیا اور آپ ہی کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان نے خوشاب ایٹمی ری ایکٹرز کا عظیم منصوبہ خود انحصاری کی بنا پر مکمل کیا، جس کی وجہ سے پاکستان آج الحمد للہ دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت ہے۔ ان عالمی منصوبوں کے علاوہ ایٹم کے پرامن استعمال کے لئے بھی بہت سے منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچائے اور نیوکلیئر انجینئرنگ کے میدان میں کئی ایک ایجادات کر کے اپنے ملک کا نام بین الاقوامی سطح پر روشن کیا

اٹامک انرجی کمیشن سے ریٹائرمنٹ کے بعد 2000 میں آپ نے **"امۂ تعمیر نو"** کے نام سے ایک فلاحی ادارہ قائم کیا جس کا مقصد سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعہ مسلمانوں کی معاشی اور معاشرتی حالت کو بہتر بنانا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے تباہ حال افغانستان کے تعلیمی اداروں، زراعت اور صنعتوں کی بحالی کے لئے کام کا شروع کیا گیا لیکن 9/11 کے بعد بالکل بے بنیاد اور جھوٹے الزامات لگا کر دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد نے انہیں سیکیورٹی کونسل سے دہشت گرد قرار دے دیا جس کی وجہ سے بہت سی مصیبتوں سے گزرنا پڑا۔

آپ نے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے سائنس کے حوالے سے قرآن کریم، حیات بعد الموت اور اسلامی تصوف پر جو کام کیا ہے وہ جدید دور میں حق کی تبلیغ کے لئے ناگزیر ہے۔ آپ کا ماننا ہے کہ "قرآنیت کی سب سے بڑی خدمت اسے جنت کی راحت کہلانے میں ہے" اور یہ کہ "سائنس کی ابتدا ہے جو قرآن کریم کی انتہا ہے"۔ کتاب اللہ کے علوم کو پھیلانے کے لئے آپ نے **"تحریک نور"** کی بنیاد بھی رکھی ہے جس کا مقصد دنیا بھر میں قرآن کریم اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سے آگاہی، مساجد کے مرکزی کردار کا احیاء، علمی اسباب سے اسلام کی عالمی تبلیغ، غیر مسلموں کی تالیف قلوب، نو مسلموں کی حوصلہ افزائی یا باہمی پیار، محبت اور امن و امان ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

راہِ نجات

at\3670866969_ef7
not found.

پاکستان روز افزوں مصائب در مصائب کی لپیٹ میں ہے۔

- O کیا یہ دشمنوں کی سازش، اتفاقی حادثات یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہی عذاب ہیں؟
- O یکے بعد دیگرے یہ بڑھتے ہی کیوں جا رہے ہیں؟ اِن کا ذمہ دار کون ہے؟
- O کیا پاکستان کبھی دُنیا کے نقشہ پر ایک مبارک، معزز، خیر کی قوت کے طور پر اُبھر سکے گا؟
- O راہِ نجات کیا ہے؟

ان سوالوں کا جواب یہ کتابچہ ہے۔

اٹامک سائنٹسٹ انجینئر **سلطان بشیر محمود** (ستارۂ امتیاز)

کتابچہ	راونجات		
مصنف	سلطان بشیر محمود (ستارۂ امتیاز)		
پبلشرز	دار الحکمت انٹرنیشنل، A-60، ناظم الدین روڈ، F-8/4، اسلام آباد		
کمپیوٹر کمپوزر	حافظ محمد ندیم فاروقی، سید نزاکت شاہ		
پہلا ایڈیشن	ستمبر، 2011ء	چوتھا ایڈیشن	اکتوبر، 2014ء
پانچواں ایڈیشن	جنوری 2015ء	چھٹا ایڈیشن	اپریل، 2021ء
تعداد	2000	قیمت	100/-
ای میل	sbmahmood1213@yahoo.com		
ویب سائیٹ	www.darulhikmat.com		
فون نمبر	051-2282058,051-2264102		

ہر قسم کے "جملہ حقوق" بحق مصنف سلطان بشیر محمود (ستارۂ امتیاز) محفوظ ہیں۔

شکریہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مالکِ کون ومکاں نے ہمیں دینِ اسلام پر ہدایت بخشی جو تمام انبیاء کا دین تھا اور خاتم النبیین، رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ کے لئے اس کی تکمیل ہوئی۔ اس دین کی اشاعت اور تبلیغ تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ یہ حقوق العباد میں سے سب سے بڑا حق ہے۔ اس سے بڑی کوئی بھلائی کی بات نہیں۔ "القرآن الحکیم ریسرچ فاؤنڈیشن" علمی طریقوں سے 1987ء سے مقدور بھر اس فکر اور کام میں مصروف ہے۔ اپنی غلطیوں کی معافی مانگتا ہوں۔ سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر جن کی بدولت اللہ تعالیٰ کا دین ہم تک پہنچا ہے۔

اس فرض کی ادائیگی میں بہت سے رفقاء کا تعاون حاصل رہا۔ اُن کے لئے جزائے خیر کی ہمیشہ دُعا کرتا ہوں۔ اگرچہ کسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں، کراماً کاتبین نیکی کے ارادہ پر ہی اعمال نامہ میں نیکی لکھ لیتے ہیں۔ لیکن اپنے دل کی تسلی کے لئے مندرجہ ذیل دوستوں کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں جو اس مساعی حسنہ میں شاملِ حال ہیں۔ محترم انجینئر طارق مسعود صاحب (لاہور)، محترم محمد اسلم خان صاحب (لاہور)، محترم حاجی رضا احمد (کھاریاں کینٹ)، محترم حلیم طارق لون صاحب (اسلام آباد)، محترم کرنل غلام شبیر اعوان صاحب (جوہر آباد)، محترم آرکیٹکٹ انجینئر جمیل اختر صاحب (اسلام آباد)، محترم ضیاء قریشی صاحب (اسلام آباد)، محترم منصور صادق صاحب (اسلام آباد)، محترمہ فاطمہ حمید صاحبہ (اسلام آباد)، میڈم فائزہ غزنوی صاحبہ (اسلام آباد)، میرے اپنے اہل خانہ اور بہت سے دوست جن کے خلوص کی وجہ سے یہ کام چل رہا ہے۔ یا اللہ! اس کام کو ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے صدقہ جاریہ بنا دے۔

سلطان بشیر محمود

I۔ پاکستان کے مسائل اور اصلاحِ احوال

II۔ لائحہ عمل ۔عوام، منبر اور محراب کی ذمہ داریاں

III۔ احیائے مساجد

IV۔ فرد کی اصلاح

V۔ بحیثیت قوم راہِ نجات

VI۔ زبردست تنبیہہ ۔قیامت سر پر ہے

VII۔ یا اولی الامر ۔یا اولی الالباب ۔مہلت بہت کم ہے

VIII۔ روشن پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے جو ہر جگہ، ہر وقت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ پاکستان کے مسائل اور اصلاحِ احوال

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان بحیثیت ایک ملک اور اس کے 90 فیصد سے زیادہ باشندے کروڑ مسائل کا شکار ہیں جن کی تفصیلات، تجزیہ اور علاج ہم اپنی کتاب **"پاکستان، مسائلستان کیسے بن گیا؟"** میں پیش کر چکے ہیں۔ مختلف دانشوران مسائل کا تجزیہ اپنے اپنے طریقے سے کرتے ہیں اور اسباب کی نشاندہی کرتے ہیں لیکن بھول جاتے ہیں کہ اسباب کے اوپر مسبب الاسباب بھی ہے جس کی مرضی کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ عجیب بات ہے کہ ہمارے دانشور اپنے تجزیوں میں اس مالکِ کُل کا ذکر تک بھی نہیں کرتے حالانکہ اصل حقیقت وہی ہے۔

میں ایک نیوکلیئر انجینئر ہوں جس نے اپنی ساری زندگی ایٹمی منصوبوں کو بنانے میں صرف کی ہے۔ اس لئے میں چیزوں کو ان کی گہرائی میں دیکھنے کا عادی ہوں اور اسی طریقے سے جب میں پاکستان کے مسائل پر غور کرتا ہوں تو اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ ان مسائل کی جڑ ہماری اسلام سے دوری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نہایت ہی خوبصورت خطہ زمین پر آزادی سے رہنے کا موقع دیا جہاں ہم نے اسلام کی اعلیٰ اقدار کی مثال قائم کرنا تھی، لیکن ہم نے ملک لینے کے بعد اس کی تخلیق کے بنیادی نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الا اللّٰہ" کو بھلا دیا۔ یوں سرزمینِ پاکستان کے لئے جن لاکھوں شہداء نے جانیں دی تھیں اور اپنا خون اس کی بنیادوں میں ڈالا تھا، ان کے خون سے غداری کی جس کے نتیجہ میں ہم اپنی شناخت سے محروم ہو گئے۔ پاکستان بے معنی ہو گیا، ہم اپنے مقصدِ حیات سے دور ہوتے گئے۔ بڑی دلیری سے بحیثیت مجموعی اب تک اللہ تعالیٰ سے منافقت کر رہے ہیں۔ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اس کے نتیجہ میں آج ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت سے محروم ہو گئے ہیں اور اسباب کی دُنیا میں اسباب کے رحم و کرم پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔ یہاں شیطان کے سائے ہیں، اخلاقی اقدار ختم ہو رہی ہیں اور انسانیت کا جنازہ اُٹھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تنبیہ کے طور پر ہمارے اوپر عذاب در عذاب آ رہے ہیں، کبھی سیلاب، کبھی زلزلہ، کبھی خشک سالی اور اب پھر سیلاب اور سب سے بڑھ کر آپس میں جھگڑے جو کسی وقت بھی خانہ جنگی اختیار کر سکتے ہیں لیکن ہم پھر بھی نہیں سمجھتے، نہ معافی مانگتے ہیں اور نہ راہِ راست پر آتے ہیں۔

ہمارے ملک پاکستان کو منافقت کا گھن لگ گیا ہے اور جو آہستہ آہستہ سب اداروں کو کھائے جا رہا ہے۔ بیشتر کہ یہ کیڑے اس کی ساری معیشت کھا جائیں۔ آؤ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور پاکستان کو لا الٰہ الا اللہ کا قلعہ بنا دیں۔ اگر وطن کی بقا چاہتے ہیں تو اسے آپ ہی نے بچانا ہے۔ الحمدللہ ابھی کچھ مہلت باقی ہے۔ آیئے سب مل کر اصلاحِ احوال کی کوشش کریں۔

افسوس! جس مقصد کی خاطر لاکھوں شہداء نے اپنا خون دیا، لاکھوں ماؤں بہنوں کے دوپٹے ان کے سروں سے چھینے گئے، پاکستان بننے کے بعد وہ لوگ جنہیں قائداعظمؒ نے کھوٹے سکے کہا تھا، زبردستی اس ملک پر قابض ہو گئے اور پاکستان کا مطلب کیا" **لا الٰہ الاالله**____" سے غداری کی۔ یہی ہماری بدقسمتی کی وجہ ہے، انہیں کھوٹے سکوں کی اولادیں ہمارے تمام مسائل کی جڑ ہیں۔ ہم نے انہیں برداشت کیا، انہیں ظلم کرنے دیا اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو فرمایا تھا: "مظلوم کی مدد کرو اس کا حق دلا کر، ظالم کی مدد کرو اسے ظلم سے روک کر"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نے فرمایا: "برائی کو ہاتھ سے روکو، اگر یہ طاقت نہ ہو تو زبان سے روکو، اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو دل سے بُرا مانو"۔ لیکن ہم پاکستانیوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے لئے ظالم کو روکنا تو کجا اُس کا ساتھ دیا۔ نتیجتاً آج سب ہی ظُلم کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسائل اور مصائب کے سپرد کر دیا گیا۔ آپس میں محبت اور بھائی چارہ ختم ہو گیا، نفسا نفسی پھیل گئی، مسلم اُمہ سے کٹ گئے، یہود و ہنود کے آلہ کار بن گئے اور اپنی آزادی کو غیر مُسلم ممالک سے قرض لے کر گروی رکھوا دیا۔ افسوس! کہ جنہوں نے دُنیا کو دیانت داری کا سبق سکھایا تھا آج اُن کا شمار کرپٹ ترین قوموں میں ہوتا ہے۔

1۔ مشن، مقاصد اور لائحہ عمل:

ہر پاکستانی کا مشن پاکستان کی بقاء ہونا چاہیے۔ اگر خیر چاہتے ہو، عذاب و عتاب کی کیفیت سے نکلنا چاہتے ہو تو بلاجھجک تسلیم کریں کہ تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام میں ہے۔ اسی کے نام پر پاکستان بنا تھا اور یہی اسے بچائے گا۔ اصلاح احوال کے لئے اسلام کے حوالے سے مندرجہ ذیل ترجیحات ہونی چاہئیں۔

1.1۔ مطففین سے نجات:

قرآن کریم کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جس معاشرہ میں اخلاقی اقدار ختم ہو جائیں وہاں سے اللہ تعالیٰ کی برکات اٹھ جاتی ہیں۔ وہ معاشرہ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کی وضاحت قرآن پاک کی سورۃ المطففین میں کی گئی ہے۔ سورۃ کا آغاز ہی ان الفاظ سے کیا گیا ہے۔ **ویل للمطففین** "تباہی ہے، بے عزتی ہے، بے برکتی ہے مطففین کے لیے۔" پاکستان کے ساتھ ظلم یہ ہوا کہ اپنے بچپن میں ہی یہ مطففین کا شکار ہو گیا اور بڑھتے بڑھتے یہاں اکثریت مطففین کی ہے۔

مطففین کون ہیں؟ اس کی وضاحت اگلی چند آیات میں کی گئی ہے کہ "وہ جب لینے پر آتے ہیں تو زیادہ لیتے ہیں اور جب دینے پر آتے ہیں تو کم دیتے ہیں"۔ ان کے لئے تجھیز بالا کا لفظ مذہب و ملت کی بربادی ہے۔

جن معاشروں میں ناپ تول میں کمی نہیں کی جاتی خواہ وہ یورپی عیسائی ہوں چینی لامذہب ہوں یا بدھ مت کے پیروکار جاپانی ہوں اُن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشحالی ہے۔

1.2۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تکمیل:

ہمارے معاشرے میں ایک بہت بڑی خرابی یہ ہے کہ ہم اپنے حقوق کے لئے تو لڑتے ہیں اور جو فرائض ہمارے ذمے واجب الادا ہیں، ان کے لیے کچھ بھی نہیں کرتے، جب کہ اسلام میں دوسروں کے حقوق آپ کے فرائض ہیں۔ جب آپ دوسروں کے فرائض ادا کریں گے تو آپ کے حقوق خود بخود آپ کو مل جائیں گے لیکن آج کے پاکستان میں نہ ہم حقوق اللہ کا خیال کرتے ہیں اور نہ حقوق العباد کی پرواہ کرتے ہیں۔ ہمارا مزدور، ہمارا تاجر، ہمارے دفتری ملازم ہمارے سیاسی لوگ پارلیمنٹ حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف غرض یہی لوگ جب لینے کو آتے ہیں تو جی نہیں بھرتا اور دیتے وقت اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ہمارے ملک پر یکے بعد دیگرے آفات نازل ہوتی رہتی ہیں جب کہ ہماری بقا حقوق اللہ اور حقوق العباد کو دیانت داری سے پورا کرنے میں ہے۔

1.3۔ ظلم کا خاتمہ اور انصاف کا بول بالا:

"پاکستان کا مطلب کیا۔ "لا الہ الا اللّٰہ" کا تقاضا ہے کہ اس ملک میں سب کو انصاف ملے کسی کے حقوق و فرائض میں کوئی کمی بیشی نہ ہو کوئی کسی پر ظلم نہ کرسکے تا کہ یہ ملک قرآن کریم کے سنہری اصولوں کے مطابق دُنیا میں مادی اور رُوحانی ترقی کی ایک اعلیٰ مثال ہو جسے دیکھ کر لوگ خود بخود اسلام کی طرف کھنچے آئیں۔ اگر ہم اس کے لئے کوشاں ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے لئے ہر طرف سے اُترے گی۔

1.4۔ حقوق اللہ۔ اسلامی اقدار۔ خالقِ عظیم کی قُربت:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا انسانی حق اور انسانی فرض یہ ہے کہ اپنے اور پرائے سب کو دوزخ کی آگ میں جلنے سے بچایا جائے۔ حکمِ ربّی ہے: "بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہلِ خانہ کو آگ سے، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں" (سورۃ البقرہ)۔ پاکستان کا تخلیقی نعرہ "لا الہ الا اللّٰہ" ہمارے اوپر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ ہم پاکستانی مسلمان، انسانیت کو جہنم میں گرنے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں لیکن ساری دُنیا تو بہت دُور کی بات ہے، ہم تو اپنے آپ کو بھی نہیں بچا سکے۔ دن رات چوبیس گھنٹے ٹیلی ویژن اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام دُشمن لوگ ہمارے گھروں میں فحاشی اور بے حیائی کا ثقافتی گند پھینک رہے ہیں لیکن انہیں کوئی روک نہیں پاتا۔ نتیجتاً ہر گھر سے رحمت کے فرشتے جا چکے ہیں اور شیاطین کا دَور دورہ ہے۔ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے۔ اگر آج

حکومت اس طوفان بدتمیزی کو نہیں روکتی تو مستقبل قریب میں اس بگاڑ کو کوئی بھی ٹھیک نہیں کر سکے گا۔ پاکستانیو! اس سے بچ جاؤ، یہ ایسا کینسر ہے اگر پھیل گیا تو المناک عذاب تمہاری قسمت بن جائے گا۔

1.5۔ احساسِ ذمہ داری:

اصلاحِ احوال کی ذمہ داری مولوی صاحب پر بھی ہے اور مسٹر پر بھی۔ یہ ہم سب کا ملک ہے۔ اس لئے سب کی ذمہ داری بھی ہے۔ اس فرض کی ادائیگی میں سُستی گناہِ کبیرہ ہے۔ کیا تمہارے آباؤ اجداد نے پاکستان اسی مقصد کے لئے بنایا؟ اب ہم نے اسے کفر کے اندھیروں سے نکالنا ہے۔ تمام اہلِ شعور کا فرض ہے کہ وہ عوام کو پاکستان کی تخلیق کے نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللّٰہ" پھر سے سکھا کریں۔ گلی، محلے، سکول، کالج، یونیورسٹی، مسجد، گرجا گھر، مندر، کھیت، فیکٹری ہر جگہ سے یہ نعرہ بلند ہونا چاہیے۔

اقلیتیں اسلام سے ڈریں نہیں۔ اسلام سے انہیں جو امن، سکون اور محبت ملے گی وہ بے مثال ہے۔ سپین پر مسلمانوں کی 500 سال سے زائد عرصہ پر محیط حکومت اس بات کا درخشاں ثبوت ہے۔ آؤ سب مل کر مسلمان عیسائی اور دیگر اقلیتیں پاکستان میں اسلام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کریں۔

1.6۔ طریقہ اصلاح:

اصلاح کی تحریک کو ہرگز ہرگز فساد و بربریت نہیں ہونا چاہیے " الفتنة اشد من القتل" "فتنہ قتل سے بدتر ہے" اور فساد حرام ہے۔ کوئی انقلاب جس میں فساد ہے اللہ تعالیٰ کے نبی کی سنت نہیں۔ لہٰذا اصلاح کا کام توڑ پھوڑ نہیں ہوگا؟ بلکہ آئین کے اندر رہتے ہوئے عدالتوں کے ذریعے میڈیا کی طاقت استعمال کرتے ہوئے، مسجدوں اور گرجا گھروں سے اصلاح کے لئے کام کیا جانا چاہئے۔ پریشر گروپ بنائیں جائیں۔ آئین کے مطابق احتجاج کریں اور عدالتوں میں اصلاحی جنگ لڑی جائے۔ اس کے لئے مساجد سے لوگوں کی تعلیم و تربیت کی جائے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طلباء کو سمجھایا جائے کہ قائداعظمؒ نے پاکستان کی جنگ کو قانونی طور پر کیسے جیتا؟ اسلام کی جنگ قانون اور اخلاق کی طاقت، صبر اور صلوٰۃ کی اعانت سے جیتنا ہے۔ "واستعینُوا بالصبر والصلوٰۃ"

1.7۔ ذمہ دار ہراول دستہ:

اصلاح کا آغاز اس کی آبیاری کی ذمہ داری ان لوگوں پر سب سے زیادہ عائد ہوتی ہے جنہوں نے یہ خرابیاں پیدا کیں یا جن کے سامنے یہ ساری خرابیاں پیدا ہوئیں لیکن وہ خاموش تماشائی بنے رہے۔ اس سے میری مراد وہ لوگ ہیں جو اس وقت 70,60 سال کی عمر میں ہیں۔ انہوں نے اپنے سامنے اخلاقی قدروں کی ایک ایک

کر کے دیواروں کو گرتے دیکھا لیکن وہ چپ رہے۔ان بزرگوں کو اپنی خاموشی کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔اپنے وطن،اپنی نسل،اپنے دین اوراپنی اخلاقی قدروں کو بچانے کے لیے،اپنے گناہوں کے کفارہ ادا کر کے اپنی قبروں کو روشن کرنے کے لئے،بزرگ شہریوں کو اپنی بقیہ زندگی اس طرف لگانی ہوگی۔انہیں اپنی،اپنی سطح پر پاکستان بچانے کے لئے اکٹھے ہونا چاہیے۔اس تحریک کا نام "پاکستان اصلاحی تحریک" یا جو چاہیں رکھ لیں لیکن باتوں کی بجائے عملی کام کریں۔مت بھولنا کہ پاکستان کے پاس اب انتظار کی زیادہ مہلت باقی نہیں اور نہ ہی آپ کے پاس زیادہ وقت باقی ہے۔

جب سفید بالوں،سفید داڑھیوں اور جھکی کمروں والے پاکستان کو "لا الــہ الا اللّٰــہ" کے نمونہ پر بچانے کے لیے نکلیں گے تو ایک زمانہ ان کے ساتھ ہوگا۔جب وہ ارباب اختیار کو اپنی آہ و بکا سے احساس ذمہ داری یاد دلائیں گے تو اُن کی آواز سے ضرور وہ اٹھیں گے۔بوڑھے جب میڈیا میں،سینماؤں میں جا کر کہیں گے کہ بے حیائی کی فلمیں،ڈرامے اور گانے بند کرو،اخبارات کے دفاتر میں جا کر ایڈیٹرز سے کہیں گے کہ فحش ایڈیشن چھاپ کر اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے اخلاق و کردار مت بگاڑو،حکومت کے ایوانوں میں جا کر شور مچائیں کہ اسلام نافذ کرو،عین ممکن ہے کہ وہاں بیٹھے نوجوان اپنے ان باپ،ماؤں کا لحاظ کریں۔اگر پھر بھی آگے سے ڈنڈے پڑتے ہیں تو کھاؤ۔اس لئے کہ اسی میں آپ کی نجات ہے۔

1.8۔ نوجوانوں کی ذمہ داری:

میں اپنی قوم کے بیٹوں،بیٹیوں اور جوانوں سے کہوں گا کہ ملک اور قوم درختوں،پہاڑوں اور عمارتوں سے نہیں بنتے بلکہ افراد سے بنتے ہیں۔افراد سے معاشرہ بنتا ہے اور معاشرے سے قوم تشکیل پاتی ہے۔جس معاشرہ کے افراد جتنے نیک،صالح،حیادار،بہادر اور جفاکش ہوں گے ان سے تشکیل پانے والا معاشرہ اور معاشرے سے تشکیل پانے والی قوم اُتنی ہی خوبیوں کی مالک ہوگی۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ دنیا آپ کی عزت کرے تو اس ملک کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا۔اپنے ذہن،ہاتھ پاؤں اور خون پسینے سے اس کی عزت کو تم نے ہی سیراب کرنا ہے۔

میرے بھائیو،بہنو،بیٹو،بیٹیو!اگر آپ اندھیروں کو بھگانا چاہتے ہیں تو سب کو اپنے اپنے حصے کا دیا جلانا ہوگا۔اندھیروں کو برا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا،تمہیں خود روشنی کا مینار بننا ہوگا۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

1.9۔ خونی انقلاب سے بچئے:

پاکستان کے مراعات یافتہ لوگو! سرمایہ دارو! تمہاری دولت وہی ہیں جو آپ نے حلال طریقہ سے خود کمائی۔ اگر آپ کے باپ، دادا نے بھی کرپشن کی تھی اور اُن کا متروکہ آپ تک پہنچ رہا ہے تو وہ بھی آپ کے لئے حرام ہے۔ اُس کو چھوڑ دو۔ ورنہ کیا ہوگا؟ نوشتہ دیوار سامنے ہے۔ پاکستان کے ستائے ہوئے یہ لوگ مزید ظلم برداشت نہیں کرسکیں گے۔ اُن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے ہی والا ہے۔ مہنگائی سے تنگ پاکستانی عوام، بے روزگار نوجوان، ڈاکوؤں سے غیر محفوظ شہری، بند فیکٹریوں کے مزدور، جیلوں میں بیگناہ بندقیدی، جذبات سے مشتعل شہری اب زیادہ دیر چپ نہیں رہیں گے۔ آپ کو شاید غریب کی نفرت کا اندازہ نہیں۔ جب پاکستان کے مظلوم باشندے اپنا حق لینے کے لئے سڑکوں پر آئیں گے تو انہیں کوئی واپس نہیں بھیج سکے گا۔ افسوس کہ اُس وقت اِن استحصالی، مراعات یافتہ، نام نہاد شرفاء، یہ کوٹھی اور بنگلوں والے وڈیرے اپنی ذات میں پُرسکون خوش وخرم نوجوان، بڑے بڑے دفتروں میں بیٹھے ہوئے بابو، انہیں مظلوم عوام کے اُٹھتے ہوئے سیلاب کی زد سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

جیسے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اہلِ ثروت اشرافیہ طبقہ، سرمایہ دار طبقہ، موجودہ سیاسی لوگ اپنے آپ پر کرم کرتے ہوئے از خود اصلاح نہیں کرتے، غریب کو روٹی، کپڑا، مکان اور انصاف نہیں دلاتے، اس کے بچوں پر تعلیم کے دروازے نہیں کھولتے، نظامِ تعلیم کو اسلام کے مطابق نہیں بناتے اور اسلامی تعلیمات کو فروغ نہیں دیتے تو مختلف وجوہ کی بناء پر ستائے ہوئے مظلوم لوگ اپنے اپنے دُکھوں کی خاطر انقلاب کے لئے نکل آئیں گے پھر تنگ آمد بجنگ آمد، ان کا ہاتھ ہوگا اور آپ کا سر، پھر مار دھاڑ ہوگی اور "جو نقش کہن نظر آئے مٹا دو" کی صدائیں بلند ہونگی نفرتوں سے بھرپور اُن کا کوئی اس طرح کا نعرہ ہوگا "مار دو، مر جاؤ، مٹا دو، مٹ جاؤ"۔ اس طرح کے فسادی انقلاب بے انتہا تباہی ساتھ لاتے ہیں۔ گھیراؤ، جلاؤ اور مار دو کے نتیجے میں سب کچھ ملیا میٹ ہو جاتا ہے اور سب کے ہاتھ خالی رہ جاتے ہیں۔ غریب بھی مرتا ہے اور امیر بھی۔ راج ہوتا ہے تو غنڈوں اور بدمعاشوں کا۔

1.10۔ اپیل:

خبردار! جب قوموں میں انقلاب آتے ہیں تو بہت کشت وخون ہوتا ہے۔ امیر، غریب، شریف، بدمعاش، بیگناہ اور گنہگار سبھی مرتے ہیں۔ اس لئے ہر نیک دل سے میری اپیل ہے کہ خدارا! ایسے انقلاب سے بچنے کے لئے آج ہی سے "لا الـہ الا اللّٰہ" کا قانون اپنی ذات، گھر، دفتر، شہر، صوبہ اور ملک جس کے بھی آپ لائق ہیں، میں نافذ کردیں۔ اپنے اپنے گناہوں کی اللہ تعالٰی سے رو رو کر معافی مانگیں۔ شاید آپ کو احساس نہیں کہ اُس کا کوڑا بڑا شدید ہے۔ توبہ کا کفارہ یہ ہے کہ حقیقی بنیادوں پر ہر ایک کو انصاف دلایئے، غریب کو اُس کا حق پہنچایئے، پاکستان بچاؤ کے لئے جو کچھ کرسکتے ہو آج کر لو۔ اپنا پیسہ ملک میں لے آؤ۔ غیر ملکی شہریت کو پھاڑ ڈالو۔ خالص پاکستانی بن جاؤ اور پاکستانی ساختہ (Made in Pakistan) کو اپنا فخر بنالو۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کے رزق میں محروم لوگوں کا حصہ ہے اُسے خود بخود وہاں تک پہنچا دو۔ اُنہیں اتنا مجبور نہ ہونے دیں کہ وہ آکر آپ کے منہ سے نوالہ چھیننے کی کوشش کریں۔

1.11۔ انقلاب کی قیادت اور اسلام پسند:

مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ شاید میری یہ باتیں آپ پر کچھ بھی اثر نہ کریں۔ مجبور و مظلوم طبقہ بھی میرے واعظ سے متاثر نہ ہو لیکن میں اپنے سامنے آنے والی انقلابی تبدیلیوں کو روز روشن کی طرح دیکھ رہا ہوں۔ اب سوچنا یہ ہے کہ اس انقلاب کی قیادت کس کے ہاتھ آئے گی؟ سیکولر طاقتیں بھی اس کی تیاری کر رہی ہیں۔ استحصالی طبقہ بھی اپنے ایجنٹوں کو اس کے لئے اُکسا رہا ہے۔

اگر کوئی عاقبت اندیش ہیں تو وہ ماشاءاللہ اسلام پسند ہیں جو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے مذہبی تفرقہ بندی اور مذہبی سیاست میں مصروف ہیں۔ اگر وہ اب بھی اکٹھے نہ ہوئے تو اُنہیں تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ تاریخ کی معافی سے کوئی فرق نہیں پڑتا ایسے منافقین کو اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرتے۔ ان کی نفرت کا کیسے سامنا کرو گے؟

اس صورتِ حال سے بچنے کے لئے پہلی کوشش تو یہی ہونا چاہئے کہ اس طرح کا فسادی انقلاب نہ آئے اور استحصالی طبقات خود ہی لوگوں کو ان کے حقوق دے دیں لیکن مجھے پاکستان میں ایسا ہوتا نظر نہیں آتا۔ ہم عذابی حالت میں ہیں۔ سورۃ المائدہ کی آیہ 60 کے مطابق گنہگار قوموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کبھی اوپر سے آتا ہے، کبھی نیچے سے۔ اگر لوگ ظلم سے پھر بھی باز نہیں آتے تو پھر یہ عذاب باہمی مار دھاڑ اور قتل و غارت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ پاکستان میں اوپر سے عذاب بارش اور آندھیوں کی شکل میں، نیچے سے زلزلوں کی شکل میں آپ دیکھ چکے ہیں۔ اب پاکستان میں باہمی قتل و غارت کا عذاب شروع ہے۔

اس لئے اسلام پسندوں پر لازمی ہو جاتا ہے کہ حالات کی نزاکت سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اُنہیں بتائیں "اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اب بھی معافی ہو سکتی ہے بشرطیکہ ہم سچی توبہ کرلیں۔ گناہوں پر اصرار نہ کریں اور جو ظلم کر چکے ہیں اس کا مداوہ کریں"۔

آنے والی تبدیلی کو خیر الناس بنانے کے لئے وہ تیاری کریں۔ اگر وہ اب بھی اس کی تیاری نہیں کرتے تو انقلاب کی بھاگ دوڑ غیر اسلامی اور عوام دشمن قوتوں کے ہاتھ میں آجائے گی مثلاً سیکولر فسادی لوگ، موجودہ استحصالی طبقات کے ایجنٹ اور غیر ملکی طاقتوں کے آلۂ کار مل کر اسے بے نتیجہ بنانے کی کوشش کریں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے انقلاب کا نتیجہ بے راہ روی اور تباہی کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔ بالآخر جب عوام کے لئے شیطان پر راضی ہونے کے بغیر کوئی اور راستہ نہ بچے تو کوئی دوسرا طاغوت کرسی پر آکر بیٹھ جائے۔

کیا کرنا چاہیے؟ یہ فیصلہ آپ کا ہے لیکن طاغوتوں کے خلاف جو مہم چلتی نظر آ رہی ہے وہ پاکستان کو بہا کر بھی لے جا سکتی ہے اور اس کی بقاء کو بھی مٹا سکتی ہے۔ یہ اسلام پسندوں کے لیے غور کی بات ہے۔ خدانخواستہ پاکستان جو اسلامی دنیا کی سب سے بڑی فوجی طاقت، افرادی طور پر مضبوط قوت اور قدرتی دولتوں سے مالا مال ملک ہے کہیں تباہ و برباد نہ ہو جائے۔ اس کی تباہی ساری مسلم اُمہ کی تباہی ہوگی۔ اس سے ہمارے نام نہاد غیر مسلم دوست ممالک سے زیادہ خوش کون ہوگا جنہیں ہمارا ایٹمی قوت بن جانا پہلے ہی سے بہت ناپسند ہے اور پچھلے 40 سال سے اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے میرے پیارے بھائیو اور بہنو! پاکستان آج تم سے کچھ مانگ رہا ہے۔ اپنے لئے نہیں، آپ ہی کے لئے۔ خدارا! اس سے اپنا خلوص دے دو۔ اس بیچارے کی فکر کرو۔ خدارا! بلا تاخیر علاج کی طرف آیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

II۔ لائحہ عمل

عوام، منبر اور محراب کی ذمہ داریاں

پاکستان میں بحرانی کیفیت، درپیش شدید مسائل اور ممکنہ حل کے لئے ہم نے مکمل کر بات کی ہے۔ ہمارے لئے اہم ترین بات یہ ہے کہ پاکستان امن وامان سے اس آزمائش کے دور سے گزر جائے اور بالآخر یہاں اسلامی نظام قائم ہو جائے اور احیائے اسلام کا کام شروع ہو جو یقیناً ہر کس وناکس، مسلمان ہو یا غیر مسلم، حیوانات ہوں کہ نباتات، حتیٰ کہ جمادات سب کے لئے رحمت ہی رحمت ہے۔

ہم اس بات پر بھی غور وفکر کر چکے ہیں کہ اگرچہ پاکستان کی تخلیق کے پیچھے نعرۂ توحید **"پاکستان کا مطلب کیا ـــــ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"** تھا لیکن اپنے بچپن ہی میں یہ اللہ پرستوں کی بجائے مفاد پرست ٹولے کے ہاتھوں چڑھ گیا۔ اس وقت سے ٹریجڈی یہ ہے کہ اسلام دشمن قوتیں یہ پروپیگنڈا بڑی کامیابی سے کر رہی ہیں کہ اسلامی نظامِ حکومت کا مطلب مولوی کی دہشت ناک حکومت ہوگا جس میں سختی ہی سختی ہوگی، اور یہ آپس میں بھی دنگا فساد کریں گے۔ یوں ملک ہمیشہ فتنہ وفساد کا شکار ہو جائے گا۔ ظاہر! فرقہ بندی کی فضا میں اس بات میں کچھ وزن بھی ہے۔ یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ باوجود کہ اس ملک کے 90 فیصد سے زیادہ لوگ مسلمان ہیں، اور علماء جمعہ کے بڑے بڑے اجتماعات سے بھی ہفتہ وار خطاب کرتے رہتے ہیں۔ تبلیغی جماعت بھی لاکھوں لوگوں کے اجتماعات اکٹھے کر لیتی ہے لیکن اسلامی جماعتیں الیکشن میں ہمیشہ ناکام رہی ہیں۔

جس کریٹیکل موڑ پر اب پاکستان پہنچ چکا ہے اگر اسلام پسند چاہتے ہیں کہ یہ ملک قائم رہے اور اسلامی حیثیت سے قائم رہے تو نہایت دانشمندانہ لائحۂ عمل اختیار کرنا ہوگا اس کے لئے چاہیئے کہ پاکستانی سیاسی رہنما، علماء، صوفیاء کرام، افواج پاکستان کے ذمہ داران، ملک کے تجربہ کار دانشور اور ان کے علاوہ پاکستان کے ہر طبقہ کے چیدہ چیدہ نمائندے خصوصاً اسلام پسند مل کر بیٹھیں اور بیٹھیں رہیں تا وقتیکہ جب تک غور و فکر کے بعد بالاتفاق کسی مثبت فیصلہ پر نہیں پہنچ جاتے۔

اس ضمن میں میں کسی دانشمندی کا دعویدار تو نہیں ہوں لیکن ایک فکرمند پاکستانی کی حیثیت سے چند ایک تجاویز آپ کی توجہ کے لئے پیش کر رہا ہوں۔

2.1 احیائے اسلام کی بات ہو یا مسلمانوں کی ترقی کی، میرے نزدیک احیائے مساجد مرکزی نکتہ ہے۔ تاریخ اسلام اس بات کی سب سے بڑی گواہ ہے۔ پاکستان میں لا الہ الا اللّٰہ کا نظام نہیں آسکا اُس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اسلامی جماعتوں کا مساجد سے جس طرح کا تعلق ہونا چاہیے تھا ایسا نہیں ہوا۔ اصلاح احوال کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہفتہ وار ہر جمعہ کو مسلمانوں کے اجتماعات کا بندوبست کیا ہے لیکن اُس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا جاتا۔

افسوس یہ ہے کہ مساجد اتحاد کا منبع ہونے کی بجائے مسلمانوں کی باہمی تقسیم کا باعث بنا دی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ مساجد کے نام اور اُن کی پہچان مختلف فرقوں کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ یعنی مسجد اہل حدیث، مسجد اہل سنت وغیرہ وغیرہ۔ اگر اسلام پسند لوگ واقعی اپنی پسند میں مخلص ہیں تو پہلا قدم مسجدوں کو فرقہ بندی سے پاک کرنے کا ہوگا۔ یہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ اس لئے ان کے نام بدل کر اَسمآءِ الْحُسْنٰی جلّ جلالہٗ پر رکھے جائیں۔ مثلاً مسجد الرحمٰن، مسجد الرحیم، مسجد المعبود، مسجد العظیم وغیرہ وغیرہ تاکہ مسجد سے فرقہ بندی کی بُو نہ آئے۔ احیائے اسلام کے سلسلہ میں احیائے مساجد کا جو کردار ہے اُس کی تفصیلات کے لئے اس کتابچہ کے باب نمبر 3 "احیائے مساجد اور روحانی خلافت" کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

2.2 احیائے مساجد کے لئے مسجد کے امام صاحب کے مقام کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ جب تک امام مسجد کو امام کی سی عزت نہیں ملتی، احیائے مساجد اور احیائے اسلام ناممکن ہے۔ اسی لئے بے دین طبقہ نے مولوی صاحب کے متعلق ایک خالصتاً غلط تصور پیدا کیا ہے۔ جس نے امام مسجد کی عزت اور اہمیت کو ختم کر دیا ہے۔ ان غلط اثرات کو دور کرنا بہت ضروری ہے اور اس پر فوری عمل چاہیئے۔ کیونکہ امام مسجد اسلام کا نمائندہ ہی نہیں بلکہ اپنے معاشرہ میں دین کا لیڈر ہے۔ اُسے اپنے علاقہ کا لیڈر بھی ہونا

چاہیے۔ اسلام کے ٹھیکیداروں کو چاہیے کہ اُن کے بارے میں محبت، خلوص، پیار، عاجزی کی بجائے جو سخت خُو، ضدی اور جاہل ہونے کا تصور پیدا کیا گیا ہے اُسے عملی طور پر ثابت کیا جائے کہ وہ غلط ہے۔ یہ مذموم پراپیگنڈا اسلام دُشمن لوگوں کا پیدا کردہ ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ امام مسجد خود خدمت کا پیکر بن کر لوگوں کے سامنے آئیں اور اپنے خطبات میں اُن مسائل کی بات کریں جن کی وجہ سے عوام پریشان ہیں تا کہ وہ اور عوام ایک ہی سوچ کے ہو جائیں۔

2.3 پرائمری تعلیم کا نظام مساجد میں لایا جائے۔ علماء اور مساجد کی انتظامی کمیٹیوں کو چاہیے کہ ہر مسجد میں فجر کی نماز سے ظہر کی نماز تک پرائمری سکول کھول دیا جائے تا کہ پاکستان کا کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے اور پاکستانی نونہال بچے بچپن ہی سے مسجد کی فضاء میں تربیت پائیں۔

2.4 پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کو عملاً نافذ کرنے کے لئے جہاں جہاں آئین میں تبدیلی کی ضرورت ہے، اتفاق رائے سے اُس کی اصلاح کی جائے۔ اگلے الیکشن میں یہ منشور ہونا چاہیے۔ اس کے لئے علماء حضرات مساجد سے اور نوجوان کالجوں سے آواز اُٹھا کر عوام کو قائل کریں۔

2.5 عوام مہنگائی اور حکمرانوں کی شاہ خرچیوں سے تنگ ہیں۔ اسی طرح امن و امان اُن کی ضرورت ہے۔ انہیں روزگار چاہیے اور تھانہ کلچر سے نجات چاہیے۔ غرض عوام کے بے شمار مسائل ہیں جن کی حمایت میں جمعہ کے خطبات میں بات ہونی چاہیے اور مساجد سے رہنمائی ملنا چاہیے تا کہ عوام کو احساس ہو کہ مسجدوں میں جو بیٹھے ہیں انہیں نہ صرف ہماری آخرت کی فکر ہے بلکہ ہمارے دُنیاوی مسائل کو حل کرنے کے لئے بھی وہ بیتاب ہیں۔

2.6 پاکستان کے اندر کسی بیرونی مداخلت کو برداشت نہ کیا جائے۔ مسلمان ممالک کے ساتھ گہرے برادرانہ تعلقات استوار کرنے کی بھرپور کوششیں کی جائیں۔ مسلمان ممالک کو پاکستان میں انویسٹمنٹ کے لئے تیار کیا جائے۔ پاکستانی شہریت کا حاصل کرنا غیر پاکستانی مسلمانوں کے لئے آسان بنایا جائے۔

2.7 جہاں تک معاشی بحران کا تعلق ہے ہم بتا چکے ہیں کہ اس کا واحد حل "میڈ اِن پاکستان" (Made in Pakistan) میں ہے۔ مساجد سے خود انحصاری کے حق میں آواز اُٹھنا چاہیے کہ صرف پاکستان کی بنی ہوئی چیزوں کا استعمال کیا جائے اور غیر ملکی مصنوعات کا ممکنہ حد تک بائیکاٹ کیا جائے تا کہ پاکستان کی انڈسٹری کا پہیہ چل نکلے اور غریب مزدوروں کو دوبارہ روزگار مل جائے۔

2.8 پاکستان کے معاشی حالات کو بدلنے کے لئے پاکستان کا بجٹ بیرونی قرضوں اور غیر ملکی امداد کے بجائے خود انحصاری کی بناء پر بنایا جائے۔ حکمرانوں کی شاہ خرچیوں کو پورا کرنے کے لئے بجٹ میں بے حساب دولت رکھی جاتی ہے اور عوام کو صرف 15-16 فیصد مزید مہنگائی کی نوید سُنائی جاتی ہے۔ ایسے

بجٹوں کو رد کر دیا جائے اور اُن کے خلاف مساجد سے احتجاج کئے جائیں اور ایسے بجٹ کا مطالبہ کیا جائے جس میں پاکستان کے غریب عوام کے مسائل کا فوری حل ہو اور روزگار کو بھی یقینی بنایا جاسکے۔

2.9 یکے بعد دیگرے پاکستانی حکومتیں دھڑا دھڑ قرضے لے رہی ہیں۔ انہوں نے مستقبل میں پیدا ہونے والے ہمارے بچوں کو بھی بے حساب مقروض کر دیا گیا ہے۔ اس مسئلے کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام پسندوں کو چاہیے کہ وہ قرض لینے کی پالیسی کو رد کر دیں۔ سودی نظام، غیر ملکی قرضے اور امداد کو جو کہ ایک بہت بڑا دھوکہ اور فراڈ ہیں، اُن کے خلاف بھرپور احتجاج کریں اور عملی خود انحصاری کے لئے حکومت، عوام اور صنعت کاروں کو مجبور کریں۔

2.10 سودی نظام کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری جنگ کا ساتھ دیں۔ بنکوں کا نظام بطور امانت دار صحیح اسلامی رُوح کے مطابق تبدیل کیا جائے۔ مساجد میں باہمی معاشی اور انتظامی امداد کی سرپرستی کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں تا کہ روزگار کے مواقع پیدا ہوں۔

2.11 اسلام پسند عوام اس مطالبہ کے حق میں بھی سخت احتجاج کریں تا کہ وہ سیاسی اور غیر سیاسی لوگ جنہوں نے اپنے اکاؤنٹ باہر کے ممالک میں رکھے ہیں وہ اپنا پیسہ اپنے ملک میں واپس لائیں ورنہ اس سرزمین کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں جہاں اُنھوں نے اپنی دولت چھپائی ہے۔

2.12 وہ لوگ جن کے بیرونی ممالک میں اکاؤنٹ، کوٹھیاں، محلات اور جائیدادیں ہیں اور یہ بھی کہ پاکستان کے علاوہ جن کے پاس پاکستانی شہریت کے ساتھ کسی دوسرے ممالک کی بھی شہریت ہو اُنہیں پاکستان میں کسی سرکاری عہدہ اور کسی عوامی اسمبلی کے لئے الیکشن لڑنے کی اجازت نہیں ہونا چاہیے۔

2.13 پاکستان میں اکثر جاگیرداروں، سجادہ نشینوں اور نوابزادوں کا کردار غریب کو غریب تر اور جاہل رکھنے کا رہا ہے۔ اُنہیں جاگیریں 1857ء کی جنگِ آزادی میں انگریزوں کا ساتھ دینے کی وجہ سے ملی تھیں۔ غداری سے لی گئی یہ جائیدادیں بحق عوام ضبط ہو جانی چاہئیں۔ اسلام پسندوں کو چاہیے کہ اس مسئلہ کو اُٹھا کر عوامی اور حکومتی عدالتوں میں لے کر جائیں تا کہ حقداروں کا حق اُن تک پہنچ جائے۔

2.14 قرآن کریم میں بار بار مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے کہ وہ مشرکین، یہودی، عیسائی اور اسلام دشمنوں سے دوستی نہ لگائیں۔ اُن سے دُنیاوی کام چلانے کے لئے معاہدے تو ہو سکتے ہیں لیکن غیر مسلموں کے اوپر انحصار اور اُن سے دوستانہ مراسم بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اجازت نہیں دیتے۔ ہماری دوستی اور برادرانہ تعلق انفرادی سطح پر ہو یا ملکی سطح پر، مسلمانوں سے ہی حلال ہے۔ مساجد سے چاہیے کہ غیر مسلم طاقتوں سے دوستی کا ڈھونگ اور اُن کی نازبرداریاں اُٹھانے

کے خلاف احتجاج ہوتا رہے۔ مُسلم اُمّہ کا تصور اُجاگر کرنے کے لئے اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات شروع کئے جائیں۔ پاکستانی یونیورسٹیوں میں مُسلم ممالک کے طلباء کو فری داخلے دیئے جائیں۔ صوبوں کی سطح پر غریب طلباء کے لئے تعلیمی وظائف دینے کا سلسلہ شروع ہوتا کہ جو پڑھنے کے لائق ہے اُسے ضرور اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

2.15 سادگی کے حق میں اور فضول خرچی کے خلاف بولا جائے اور حکومتی اداروں کو شاہ خرچیوں سے روکنے کے لئے احتجاجی کوششیں جاری رہیں۔ دفتروں میں ایئر کنڈیشن کے استعمال کو کم سے کم کیا جائے۔ فضول دوروں کے اوپر خواہ وہ صدر کے ہوں یا وزیر اعظم کے اُن پر پابندی ہونا چاہیے۔

2.16 تاجروں، صنعت کاروں، زمینداروں اور افسران حکومت سے اپیل کی جائے اور انہیں قائل کیا جائے کہ ملک بچانے کے لئے اپنی آمدنی کا کم از کم 20 فیصد، 7 سال کے لئے بلا سود پاکستان کو قرض دیں تا کہ عوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے رقم فراہم ہو۔

2.17 بینکوں میں لوگوں کا جو سونا، چاندی جمع ہے وہ پاکستان کو دس سالوں کے لئے قرض دیا جائے تا کہ غیر ملکی قرضوں سے نجات حاصل کی جائے۔

2.18 ملک کی پیداوار بڑھانے کے لئے ہر محنت کار کو اپیل کی جائے اور قائل کیا جائے کہ وہ کم از کم ایک گھنٹہ اپنے ملک کی خاطر زیادہ کام کرے۔

2.19 پاکستان میں بڑی بڑی کوٹھیاں اور محل بنانے کا جو رواج چل پڑا ہے اُس پر پابندی لگائی جائے اور ایک کنال (20 مرلہ) سے زیادہ کا کوئی رہائشی پلاٹ نہ بنایا جائے۔

2.20 اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹیوں کا معیار بڑھایا جائے تا کہ ہر یونیورسٹی ریسرچ گاہ ہو۔

2.21 تمام منصوبوں میں خود انحصاری کی پالیسی کو بنیادی اہمیت حاصل ہونا چاہیے۔

میری یہ چند گزارشات اور تجاویز ہیں جو میں اپنے علماء اور دانشوروں کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ وہ کوئی عملی جدوجہد شروع کریں۔ خالی خولی بات چیت بہت ہو چکی ہے۔ پاکستان کے پاس لفاظی کے تبصروں کا وقت نہیں رہا۔ تاریخ عالم میں جب بھی مسلمانوں پر کوئی بُرا وقت آیا تو اسلام نے آگے بڑھ کر انہیں گرنے سے بچا لیا۔ انشاء اللہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اسلام ہمیں بچائے گا۔ مُجھے پورا یقین ہے کہ جب پاکستانی اپنی غلطیوں کی توبہ کریں گے اور راہِ راست پر آنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُن کی مدد کے لئے اپنے فرشتے بھیج دے گا۔ آیئے، اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے عملی طور پر فتنہ فساد روکنے کے لئے آواز بلند کریں بلکہ اپنی قوت کا بھی مظاہرہ کریں تا کہ دشمنوں کے دلوں پر آپ کا رُعب پڑ جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

III۔ احیائے مساجد

مُسلم اُمّہ کا وجود زمین پر مسجد سے لازم و ملزوم ہے۔ جس کا آئیڈیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی سادہ اور خلافت راشدہ کے دور میں مسجد نبوی تھی۔ یہ مسلمانوں کی سیاسی اور روحانی طاقت کا سرچشمہ تھی اور یوں پوری اُمت کی دارالخلافت تھی۔ اسی نمونہ پر صوبوں کے صدر مقامات کی مسجدیں تھیں۔ یوں اپنی اپنی سطح پر ہر ایک مسجد خلافت کے نظام کی قائم مقام تھی لیکن دھیرے دھیرے مساجد کی یہ پہچان شاہی قصر صدارت میں منتقل ہو گئی۔ مساجد کا نظام کمزور ہوتا گیا اور نتیجتاً اسلام کی قوت بھی کمزور ہوتی گئی۔ بالآخر دوسرے مذاہب کے پوجا پاٹ کے گھروں کی طرح ہماری مسجدیں بھی فرقہ بازی کی بنیاد پر محض عبادت خانے بن کر رہ گئیں اور اب زیادہ تر مسلمانوں کے اتحاد کی بجائے باہمی تفریق کی جگہیں ہیں۔ اگر ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ چاہتے ہیں تو مسلم معاشروں میں مساجد کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے نمونہ کو سامنے رکھ کر مرکزی کردار واپس دلانا ہوگا۔

کچھ لوگ مایوسی کے عالم میں کہتے ہیں کہ علماء میں فرقہ بازی کی وجہ سے شاید یہ تجویز کامیاب نہ ہو، لیکن ان کی یہ مایوسی اس کے اسلامی پہلوؤں سے ناواقفیت کی بنا پر ہے۔ اس میں سنتِ نبوی کا احیاء ہے اور کوئی بھی فرقہ سنت کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس کی کامیابی میں امام مسجد اور مسجد کمیٹیوں کی عزت ہے۔ لوگ بھی جب معاشرتی زندگی میں مساجد کے بڑھتے ہوئے فوائد کو دیکھیں گے تو اس کی حمایت کریں گے۔ اس لیے مجھے یقین ہے کہ اگر یہ تجربہ چند ایک مساجد میں کامیاب ہو جاتا ہے تو بات خود بخود آگے بڑھنے لگے گی۔

اس لئے اسلام کے احیاء کی طرف پہلے عملی قدم کے طور پر مسجد کے احیاء پر کام شروع ہونا چاہیے۔ کم از کم تو ہر مسجد کی مجلس شوریٰ (مسجد کمیٹی) کے زیر انتظام مندرجہ ذیل اقدامات ضروری ہیں تا کہ یہاں سے نکلنے والے نور سے شہر کے سب گھر بھی منور ہو جائیں اور مسجد مسلمانوں کی سماجی، معاشرتی اور معاشی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرے۔

1۔ نظامِ صلوٰۃ کا قیام:۔ مساجد میں پنجگانہ زندہ نماز قائم کی جائے جیسے نماز قائم کرنے کا حق ہے۔ تعلیم بالغاں کا انتظام ہو جہاں لوگ قرآن کریم، احادیث، سیرت طیبہ، اسلامی تاریخ اور دُنیا پر اسلام کی برکات کے متعلق تعلیم سیکھیں۔ نمازی نماز کی اصل روح سے آشنا ہوں اور مسجد سے حاصل کردہ نور کا خزانہ اپنے گھروں کو بھی پہنچائیں تا کہ صلوٰۃ کے نتیجے میں معاشرہ بُری باتوں اور فواحش سے پاک ہو جائے۔

2۔ نظامِ زکوٰۃ کا قیام:۔ ہر مسجد میں بیت المال کھولا جانا چاہیے جہاں لوگ اپنی زکوٰۃ، صدقات اور امانتیں جمع کرائیں اور اسلامی حکم کے مطابق تقسیم ہو، تا کہ حق داروں کا اُن کا حق پہنچ جائے اور مساکین، فقراء اور یتامیٰ کو مناسب مدد دی جا سکے۔

3۔ ابتدائی تعلیم کے نظام کا قیام:۔ ہر مسجد میں قرآن کریم اور اسلام کی دیگر تعلیمات کے علاوہ حکومتی نصاب کے مطابق مسجد کی مجلس شوریٰ کے زیر انتظام اعلیٰ معیاری پرائمری تعلیم کے لئے مکتب کھولے جائیں تا کہ کوئی بچہ پڑھنے لکھنے سے محروم نہ رہ جائے۔ اس طرح بچے اپنے بچپن ہی سے مسجد سے جُڑ جائیں گے اور وہ پرائمری سکول کی تعلیم ختم ہونے تک قرآن کریم اور اسلام کے ضروری مسائل اور اعمال سیکھ چکے ہوں۔

4۔ **بنیادی نظامِ عدل کا قیام:** ۔لوگ اپنے باہمی جھگڑے اور دیگر مسائل مسجد کی مجلسِ شوریٰ کے پاس لیکر آئیں اور مسجد کے اسلامی ماحول میں اپنے اختلافات اور معاملات حل کریں یعنی مسجد علاقہ کی پنچائت گھر بھی ہو جہاں مظلوم کی داد رسی ہو سکے۔

5۔ **حفظانِ صحت کے نظام کا قیام:** ۔ ہر مسجد میں روحانی علاج کے علاوہ اسلامی طب کے مطابق جسمانی علاج کا انتظام بھی ہو۔لوگوں کے علاج معالجہ کے لئے ڈسپنسریاں کھولی جائیں جہاں غریبوں کا 24 گھنٹے مفت علاج ہو۔بہتر ہوگا اسلام کے درخشندہ ماضی کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے علماء اسلامی طب کے بھی ماہر ہوں تو وہ نمازوں کے اوقات کے علاوہ مسجد سے ملحقہ مطب کھول کر دین و دُنیا کی مزید خدمت کر سکتے ہیں۔

6۔ **اصلاحِ معاشرہ کے نظام کا قیام:** ۔اسلامی تقریر میں لوگوں کی رہنمائی کی جائے اور اصلاح کی غرض سے عملی طور پر حکمت سے معاشرہ میں **امر بالمعروف و نہی عن المنکر** کے لئے کوشش کی جائیں۔

7۔ **نظامِ معاش کا قیام:** ۔ مسجد سے بے روزگاروں کو قرضِ حسنہ دیئے جائیں۔قرضِ حسنہ کے لئے لوگوں کے پاس فالتو پیسے ہونگے جو وہ بطور امانت اسی مقصد کے لئے مجلسِ شوریٰ کے پاس جمع کروائیں۔اگر کسی مسجد کا مدرسہ ہو تو مسجد کمیٹی کے زیر انتظام حلال اور حرام پاک اور ناپاک کی تمیز کرتے ہوئے خوراک کے شعبہ کے متعلق کاروبار کیا جانا چاہیے۔مثلاً بیکری تا کہ معاشرہ کو وہاں سے پاکیزہ خوراک ملے اور مسجد کی اپنی بھی کچھ آمدنی ہو۔مزید یہ کہ مدرسہ کے طلباء وہاں سے عملی کاروبار کرنے کی ٹریننگ بھی حاصل کر سکیں گے۔

8۔خواتین کی مساجد میں حاضری: ۔جیسے خاتم النبیین، رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد میں پنجگانہ نماز میں مُسلم خواتین حصہ لیتی تھیں، آج بھی خواتین اور بچوں کو مسجدوں میں واپس لانے کے لئے تلقین کی جائے تاکہ سارے کے سارے مُسلم معاشرہ کا مسجد سے مضبوط تعلق قائم ہو جائے۔

مندرجہ بالا اقدام سے مساجد معاشرہ کی زندگی میں ایک بااثر مرکزی مقام حاصل کرلیں گی، اس سے امام صاحب اور مسجد کمیٹیوں کے ارکان کو بھی وہ عزت ملے گی جس کے وہ حقدار ہیں۔لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اُمہ کی سطح پر اسلامی نظام خلافت قائم کرنے کی ابتداء ہو جائے گی۔ہوسکتا ہے اس نظام کے پھلنے اور مضبوط ہونے میں کچھ وقت لگ جائے لیکن اس کے مقامی طور پر جو فوائد ہیں ان سے معاشرہ فوری فیضیاب ہونے لگے گا۔

میں برسوں کے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ موجودہ حالات میں اگر آپ مُسلم اُمہ میں خلافت کا احیا چاہتے ہیں تو اس کی بنیادی اینٹ مسجد ہی ہو سکتی ہے۔جب یہ بنیادی اینٹیں باہم لگنا شروع ہوں گی تو روحانی خلافت کی عمارت کھڑی ہونے لگے گی۔روحانی خلافت کے نظریہ سے میں سیاسی خلافت کی نفی نہیں کر رہا ہوں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ موجودہ حالات میں نسبتاً آسانی سے کون سا کام ہو سکتا ہے اور یوں درجہ بدرجہ اپنی کھوئی ہوئی منزل کو کیسے پایا جا سکتا ہے؟ اس کے لئے بغیر کسی بڑی چیلنج کے سیدھا طریقہ یہی نظر آتا ہے۔

اس نظام میں اپنی اپنی جگہ پر ہر مسجد ایک **مِنی خلافت گاہ** ہو گی۔یوں جیسے جیسے مساجد میں خلافت کا بنیادی نظام قائم ہوتا جائے گا اور وہ آپس میں منسلک ہوتی جائیں گی اور دھیرے دھیرے یہ اپنی مجموعی شکل میں بھی نظر آنے لگے گا۔محلہ جاتی مسجدوں کے تعاون سے پورے شہر میں روحانی خلافت کا مرکز سب سے بڑی جامع مسجد ہو گی۔اسی طرح یہ سلسلہ بڑھتے ہوئے ضلع، صوبہ، مُلک اور پوری دُنیا میں پھیل سکتا ہے۔ انشاءاللہ۔پھر مسلمانوں کا دُنیا بھر میں ایک روحانی خلیفہ ہو گا جو مساجد کی عالمی تنظیم کا سربراہ ہو گا اور یوں مسلمانوں کا روحانی رہنماء ہو گا۔مساجد کا یہ عالمی الحاق مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی علامت، اسلام کی عالمی تبلیغ اور مسلم اقلیتوں کے حقوق کے دفاع میں بڑا اہم کردار کر سکے گا۔

معزز قارئین! مندرجہ بالا تجاویز مسائل سے خالی نہیں لیکن ایسا کون سا منصوبہ ہے جس میں کوئی مسئلہ نہ ہو؟ انشاءاللہ! نیت صاف ہو تو ہر مسئلہ کا حل بھی نکل آئے گا۔ہوسکتا ہے کہ ابتداء میں کچھ علماء اپنی مخصوص وجوہات کی وجہ سے مسجد کو خلافت کی پہلی منزل بنانے سے متفق نہ ہوں لیکن مجھے اُمید ہے کہ جب وہ غور فرمائیں گے تو دیکھیں گے کہ اُن کی اپنی عزت اور بقا بھی اس مجوزہ نظام سے بہتر کسی اور نظام میں نہیں۔ابتداء میں مشکلات ضرور پیش آئیں گی لیکن اگر آپ ایک مسجد میں بھی یہ تجربہ کامیاب کر لیتے ہیں تو اس کے فوائد دیکھتے ہوئے بات آگے بڑھ سکتی ہے۔آپ سے **فاستبقو الخیرات** "نیکی میں جلدی کرو" کی درخواست ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

IV۔ فرد کی اصلاح

اصلاحِ معاشرہ کے لئے فرد کی اصلاح بنیادی مسئلہ ہے۔ اُس کی اصلاح کے لئے مندرجہ ذیل حدیث جو کہ امام احمد بن حنبلؒ کے واسطے سے اُمت تک پہنچی ہے، بہترین نسخہ ہے۔ اس کے متعلق امام المستغفر یؒ نے کہا کہ انہوں نے اس سے پہلے دین کی بھلائیوں کے متعلق اس سے زیادہ مکمل اور نفع بخش حدیث نہیں سُنی ہے۔ اس میں اسلام کی ساری خوبیاں اکٹھی آگئی ہیں۔ جن پر ہمیں عمل کرنا چاہیے۔ بشکریہ (القاسم اسلامک سوسائٹی آف گریٹر ہوسٹن، امریکہ۔)

حضرت خالد بن ولیدؓ سے مندرجہ ذیل روایت ہے کہ ایک عرب بدو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس زندگی اور آنے والی زندگی کے لئے چند سوالات پوچھنے آیا ہوں۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

☆ **پوچھو جو چاہو**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ میرا علم سب سے زیادہ ہو۔

☆ **اگر تم متقی بن جاؤ تو سب سے زیادہ علم والے ہوگے۔**

سوال:۔ میں امیر ترین آدمی بننا چاہتا ہوں۔

☆ **اگر تم قناعت کروگے تو تم دُنیا کے امیر ترین آدمی بن جاؤ گے۔**

سوال:۔ میں سب سے زیادہ عادل بننا چاہتا ہوں۔

☆ **اگر تم دوسروں کے لئے وہی چاہو گے جو تم اپنے لئے چاہتے ہو تو تم سب سے زیادہ عادل بن جاؤ گے۔**

سوال:۔ میں سب سے بہترین آدمی بننا چاہتا ہوں۔

☆ **دوسروں سے بھلائی کروگے تو تم لوگوں کے بہترین آدمیوں میں سے ہوگے۔**

سوال:۔ میں اللّٰہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بننا چاہتا ہوں۔

☆ **اپنے آپ کو اللّٰہ تعالیٰ کی تعریف میں مصروف رکھو تو تم اللّٰہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن جاؤ گے۔**

سوال:۔ میں ایمان کی بلندیوں پر پہنچنا چاہتا ہوں۔

☆ **اگر تمھارے اخلاق اچھے ہونگے تو تم ایمان کی بلندیوں کو پالوگے۔**

سوال:۔ میں اُن میں سے ہونا چاہتا ہوں جو بھلائی کرتے ہیں۔

☆ **اللّٰہ تعالیٰ کی یوں تعریف کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اُسے دیکھ نہیں رہے ہوتو وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔اس طریقہ سے تم اُن میں سے ہوجاؤ گے جو بھلائی کرنے والے ہیں۔**

سوال:۔ میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بننا چاہتا ہوں۔

☆ **اگر تم اللّٰہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کروگے تو تم اُس کے فرمانبردار بندے بن جاؤ گے۔**

سوال:۔ میں تمام گناہوں سے پاک ہونا چاہوں گا۔

☆ **اگر تم اپنے آپ کو نجاستوں سے دُور رکھوگے تو گناھوں سے پاک ہوجاؤگے۔**

سوال:۔ میں جزا اور سزا کے دن چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے نُور میں اُٹھوں۔

☆ **اپنے اوپر ظُلم کرو نہ دوسروں پر ظُلم کرو، تم فیصلے کے دن اللّٰہ تعالیٰ کے نُور میں اُٹھائے جاؤگے۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ مُجھ پر رحم فرمائے۔

☆ **اگر تم اپنے اوپر اور دوسروں پر رحم کروگے تو اللّٰہ تعالیٰ فیصلہ کے دن تم پر رحم فرمائے گا۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ میرے کم سے کم گناہ ہوں۔

☆ **اگر تم اللّٰہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہوگے تو تمھارے گناہ بہت کم ہونگے۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ میری بہت زیادہ عزت ہو۔

☆ **اگر تم دوسرے سے شکایت نہیں کرونگے تو تم عزت پاؤگے۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ سب سے زیادہ مضبوط ہوں۔

☆ **اگر تم طہارت میں رہوگے تو اللہ تعالیٰ تمھارے رزق میں برکت ڈال دے گا۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے محبت کریں۔

☆ **اگر تم اُس سے محبت کروگے جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محبت کرتے ہیں تو تم اُن کے محبوب لوگوں میں سے ہو گے۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ روزِ جزاء اللہ تعالیٰ کے غصہ سے بچ جاؤں۔

☆ **اگر تم دوسرے لوگوں کے خلاف اپنے غُصہ پر قابو پالوگے تو روزِ جزاء اللہ تعالیٰ کے غُصے سے بچے رہوگے۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ میری دُعائیں قبول ہوں۔

☆ **اگر تم حرام سے بچوگے تو تمھاری دُعائیں مقبول ہونگی۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ روزِ جزاء اللہ تعالیٰ مجھے ذلیل نہ کرے۔

☆ **اپنی عفت کی حفاظت کروگے تو اللہ تعالیٰ روزِ جزاء تمھیں ذلیل نہیں کرے گا۔**

سوال:۔ میں چاہوں گا کہ روزِ جزاء اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی کرے۔

☆ **اگر تم لوگوں کے گناہوں کی پردہ پوشی کروگے تو اللہ تعالیٰ روزِ جزاء تمھارے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔**

سوال:۔ مجھے گناہوں سے کیا چیز بچا سکتی ہے؟

☆ **اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا، عاجزی اور بیماری۔**

سوال:۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اعمال کیا ہیں؟

☆ **غُرور سے بچنا اور مصیبت میں صبر۔**

سوال:۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بُری چیز کیا ہے؟

☆ **غُصہ اور کنجوسی۔**

سوال:۔ دُنیا کی زندگی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غُصہ کو کیا چیز دُور کر سکتی ہے؟

☆ **چُھپ کر صدقہ اور رشتہ داروں سے مہربانی۔**

سوال:۔ روزِ جزاء دوزخ کی آگ کو کیا چیز ٹھنڈا کر سکتی ہے؟

☆ **بُرے حالات اور بُری قسمت کے وقت صبر۔** (حوالہ، امام بن حنبلؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

7۔ بحیثیت قوم راہِ نجات

مُسلم ممالک میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص جو کچھ ہورہا ہے اُسے سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل انتہائی اہم حدیث پر غور فرمائیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کرتوتوں کی وجہ سے قیامت کے اندھیرے سائے ہمارے اوپر ہر طرف سے چھا رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کو اُن تمام چیزوں سے انتباہ کر دیا ہے جن سے قومیں تباہ ہوتی ہیں۔ مُسلم اُمّہ ہو یا پاکستان، اِن کا غم کھانے والوں کے لئے اِس حدیث میں بڑا سبق ہے۔

1۔ **"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۔ وہ قوم جو وزن اور پیمائش میں دھوکا دیتی ہے، کم تولتے ہیں اور زیادہ لیتے ہیں اِن پر اللہ تعالیٰ غُربت اور قحط کا عذاب بھیج دیتا ہے اور وہ اپنے ہی حکمرانوں کے ہاتھوں ظُلم و بربریت کا شکار ہو جاتے ہیں"۔**

(ذرا سوچئے! پاکستان کی غربت کا یہ حال ہے کہ ہمارا سالانہ بجٹ مُلکی وغیر مُلکی قرضوں کے سہارے بنتا ہیں۔ بحیثیت قوم ہم پر اتنا قرضہ ہے کہ اپنی پیدائش پر ہر بچہ تقریباً ایک لاکھ روپے کا مقروض ہے۔ پاکستانیوں کی بیشتر آبادی کو دو وقت کی روٹی میسر نہیں۔ یہاں کے 90% لوگ غذائی قلت (Malnutrition) کا شکار ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وزن اور پیمائش میں سب ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حقوق کی جنگ میں فرائض کی کسی کو خبر نہیں۔ ملازم تنخواہ پوری لیتے ہیں لیکن کام پورا نہیں کرتے۔ اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کرتے۔ سب ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس کا علاج بھی وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ "وزن اور پیمائش میں دھوکا نہ کرو۔ دوسروں کے حقوق آپ کے فرائض ہیں، انہیں پورا کریں"۔)

2۔ **"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اِن کے دشمنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دے گا جو انہیں غلام بنائیں گے اور ان کی زمینوں اور دولت پر قبضہ کر لیں گے"۔**

(ذرا سوچئے: آپ خواہ مخواہ امریکہ، یہود و ہنود اور غیر مُسلموں کو اپنی بدقسمتی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر عذاب بن کر آتے ہیں اس لئے کہ پاکستانیوں نے

اپنے مُلک کے نعرہ تخلیق لا الہ الا اللّٰہ سے وفاداری نہیں کی۔اس وقت تک ہم غیر مُسلم طاقتوں کے تسلط میں رہیں گے جب تک یہاں کا آئین اور نظام عملی طور پر قرآن کریم کا نہیں ہوجاتا۔)

3۔ **"پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مسلمان اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قانون (شریعت) کے مطابق اپنے فیصلے نہیں کریں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں باہمی دُشمن بنادے گا اور وہ حالتِ خوف میں رہیں گے"۔**

(پاکستان میں قومیتوں، فرقوں، زبانوں، نسلوں، ذات برادری، امارت اور غربت، پڑھے اور ان پڑھ کی بناء پر لوگ تقسیم ہیں۔نفسا نفسی کا عالم ہے۔ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ بے معنی لڑائی جھگڑے اور قتل ہوتے ہیں۔اس کی وجہ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، یہ ہے کہ یہاں شریعت کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں ہوتے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہاں امن وامان ہو، پاکستانیوں میں باہمی اتحاد ہو، اُس کے لئے لازم ہوگا کہ یہاں شریعت کا قانون ہو اور اس کے مطابق فیصلے ہوں)۔

4۔ **آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا۔**

جب مسلمان زکوٰۃ اور صدقات نہیں دیں گے اللہ تعالیٰ ان پر بارش کی برکات روک لے گا (کبھی طوفان، کبھی خشک سالی) اگر ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اور مخلوق نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گراتا۔

(اس حدیث پاک کی روشنی میں پاکستان کا ذرا سوچئے: یہاں بارشیں رحمت کی بجائے زحمت کا سبب کیوں ہیں؟ اس لئے کہ اگرچہ ہم اپنی فضول خرچی کے لئے مشہور ہیں، رواج کی خاطر سب کچھ کرلیں گے لیکن رضائے الٰہی کے لئے زکوٰۃ اور صدقات نہیں دیتے۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ سے بخل کرتے ہیں۔ایسے میں باعث رحمت بارشیں کیوں ہوں؟)۔

5۔ **پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تنبیہ فرمائی "جب کوئی قوم کھلے بندوں بے حیائی کرتی ہے۔شادی کے بغیر اکٹھے رہتے ہیں۔مرد، مرد سے اور عورت، عورت سے شہوت پوری کرتی ہے، بچوں کو بھی نہیں چھوڑتے، زبردستی کرتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ اس قوم پر ایسی بیماریاں مُسلط کردیتا ہے جن کا کبھی نام بھی نہیں سُنا ہوگا"۔(حوالہ: سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابن ہشام ابن اسحاق)**

(یہ ایک بُرائی تھی جو اس ملک میں کبھی نہ ہونے کے برابر تھی لیکن افسوس اب اس میں بھی اضافہ روزافزوں ہے۔میڈیا کی آزادی کے نام سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے بے دین عناصر فحاشی اور بے حیائی 24 گھنٹے پھیلا رہے ہیں۔حکومت اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔نتیجہ وہی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا تھا۔پچھلے 20-15 سالوں سے پاکستان میں بھی Aids جیسے موذی مرض شروع ہو چکے ہیں)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

VI۔ زبردست تنبیہ۔قیامت سر پر ہے

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیامت کی آمد سے پہلے مندرجہ ذیل واقعات کی نشاندہی فرمائی:(حوالہ مدخل ابن الحج) پڑھتے وقت موجودہ حالات سے موازنہ کرتے جائیں تو حقیقت صاف نظر آئے گی۔اسباب اور نتائج دونوں ظاہر ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کے معاملات میں بے انصافی اور اخلاقیات میں بے راہ روی قوموں کی تباہی کی بڑی وجہ ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے نزدیک:۔

1۔ **"نمازوں کی ادائیگی کے سلسلے میں غفلت برتی جائے گی"**

(موجودہ مسلمانوں کی حالت دیکھیں)۔

2۔ **"جنسی خواهشات میں بے راہ روی عام ہوگی"**

(یہ بیماری پہلے مغربی ممالک میں پھیلی اب مشرق میں بھی عام ہوتی جارہی ہے)۔

3۔ **"ظالم اور جفا جُو لوگ قوموں کے راهنما بن جائینگے"**

(دنیا کے اکثر ممالک کا حال دیکھیں)۔

4۔ **"حق اور باطل میں فرق کرنا ناممکن ہوجائے گا"**

(کہ باطل حق کا لبادہ اوڑھنے لگا جس طرح آج کل ہو رہا ہے)۔

5۔ **"جھوٹ بولنا عام ہو جائے گا"**

(اسی کا نام آج کل سیاست اور ڈپلومیسی ہے)۔

6۔ "زکوٰۃ کی ادائیگی کو ایک بوجھ سمجھا جائے گا"

(مسلمانوں کے حالات سامنے ہیں)۔

7۔ "دنیا میں مومنین کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے گا اور ایمان والے اپنے اردگرد کے حالات اور برائیاں دیکھ کر کڑھیں گے اور انکے دل پسیجتے ہونگے لیکن وہ اس قدر مجبور ہوں گے کہ کچھ نہ کرسکیں گے"

(اکیسویں صدی کے آغاز میں جو حالات ہوچکے ہیں کہ مومنین کس طرح کے ظلم کا شکار ہیں)۔

8۔ "بارش کا کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ یہ موسم یا ضروریات کے مطابق نہ برسے گی"

(پچھلے کچھ سالوں سے یہ دنیا بھر میں عام ہورہا ہے)۔

9۔ "مرد اپنی جنسی خواہشات مردوں کے ساتھ پوری کریں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ"

(امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں اس بات کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے)۔

10۔ "عورتیں مردوں پر سبقت لے جائیں گی"۔

دفتروں اور سیاست میں بھی عورتیں بڑی تیزی سے آگے آرہی ہیں۔ تقریباً تمام ملکوں میں یہ ہوتا نظر آرہا ہے کالجوں میں لڑکیاں لڑکوں پر سبقت لے جاچکی ہیں۔

11۔ "اولاد ماں باپ کا کہا نہ مانے گی"

(آجکل یہ عام سی بات ہے)۔

12۔ "گناہوں کو کوئی اہمیت نہ دی جائے گی"

(آج کل یہ عام سی بات ہوگئی ہے ہر ملک میں نیکی اور گناہ کا تصور کمزور پڑتا جارہا ہے، دنیا سیکولر ہورہی ہے)۔

13۔ "دوست دوست کے ساتھ بری طرح پیش آئے گا"

(آج کل یہ عام سی بات ہے)۔

14۔ "مسجدوں کو باہر سے خوب سجایا جائیگا، نمازی مسجدوں میں جائیں گے ضرور لیکن ان کے دل منافقت اور ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی سے بھرے ہونگے"

(آج کل کے حالات دیکھیں مسجدوں کی زیبائش تو بہت ہے لیکن عبادات میں خشوع وخضوع ختم ہے)۔

15۔ "قرآن پاک سنہری حروف میں لکھے جائیں گے لیکن اس کو پڑھنے کی طرف توجہ نہ دی جائے گی۔ لوگ قرآن پاک کو سُروں میں پڑھیں گے لیکن عمل نہیں کریں گے"

(حالات کا موزانہ کریں قرآن کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کا رواج دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے)۔

16۔ "سود خوری قابو سے باہر ہو جائے گی اور معاشرہ پر چھا جائے گی"

(آج کوئی اس سے محفوظ نہیں بنکوں کے نظام کی وجہ سے بچنا چاہتے ہوئے بھی کوئی شخص سود سے بچ نہیں سکتا ہے)۔

17۔ "انسانی خون کی کوئی وقعت نہ رہ جائے گی، یعنی قتلِ عام ہونگے"

(طاقتور ملکوں اور معاشرہ کے غنڈے بدمعاشوں کی دہشت گردی سے انسان کا خون نہایت ارزاں ہو کر رہ گیا ہے پچھلے دس پندرہ سالوں میں ناحق خون خرابہ بہت بڑھ گیا ہے)۔

18۔ "ایمان و یقین والوں کا کوئی ساتھ دینے والا نہ ہوگا"

(آج سب سے کمزور اچھے مسلمان ہیں)۔

19۔ "گانے والی عورتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا"

(50 سال میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے ٹیلی ویژن، ویڈیو، فلمی صنعت نے حد کر دی ہے اور گانے والی عورتیں بڑی عزت سے دیکھی جاتی ہیں)۔

20۔ "امیر لوگوں کے لئے حج تفریح بن جائے گا"

(آج کل یہ ایک عادت بن گئی ہے)۔

21۔ "اوسط آمدن والے لوگ حج تجارت کی غرض سے کرینگے اور غریب لوگ خیرات مانگنے کے لئے "(ایسا ہونا بھی شروع ہوگیا ھے)۔

حضرت ابو ہریرہؓ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قُرب قیامت کے زمانہ کے مندرجہ ذیل واقعات کی پیش گوئیوں کا ذکر کرتے ہیں فرمایا: (حوالہ ترمذی با لمشکوۃ باب المصائب وفتن)

1۔ "مال غنیمت (بانٹنے کی بجائے) مرضی کے مطابق لیا جائے گا"۔

2۔ "جو مال کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھا جائے گا اس میں لوٹ کھسوٹ کی جائے گی"۔

3۔ "زکوٰۃ کی ادائیگی کو اپنے اوپر ایک جرمانہ سمجھا جائے گا"۔

4۔ "علم و فضل اسلام سیکھنے کی بجائے مالی ضرورتوں کے لئے حاصل کیا جائے گا"

(آجکل کے حالات سے موازنہ فرمائیں)۔

5۔ "مرد اپنی عورت کی تابعداری کریگا اور والدہ کی کوئی پرواہ نہ کریگا"

(آجکل کیا یہ ہو رہا ہے کہ نہیں؟ والدین سے تعلق مغرب میں تو ختم ہو چکا ہے اور اب مشرق میں بھی یہ وبا تیزی سے پھیل رہی ہے)۔

6۔ "مرد اپنے دوست کو اپنے نزدیک لے آئے گا اور اپنے والد کو اپنے سے دور کریگا"

(کیا ایسا ہی تو نہیں ہو رہا؟)

7۔ "مسجد میں لوگوں کے جھگڑنے کی آوازیں بلند ہونگی"

(اکثر ایسا ہی ہوتا ہے)۔

8۔ "کسی قبیلے یا معاشرے کا سب سے شرپسند آدمی ان کا رھبر بن جائے گا"

(اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے)۔

9۔ "نکمے ترین آدمی اپنی قوم کے لیڈر بن جائیں گے"

(اکثر یہی ہو رہا ہے)۔

10۔ "ایک آدمی کی عزت اس لئے کی جائے گی کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رھیں"

(اکثر آجکل ایسا ہی ہے)۔

11۔ "معاشرے کے نچلے طبقے والے نکھٹو لوگ معاشرے کے اچھے لوگوں کو برا بھلا کہیں گے"۔

12۔ "گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کے اوزار عام ہو جائیں گے"

(موجودہ زمانے میں یہ سب کچھ ہو چکا ہے)۔

13۔ "شراب کا استعمال کثرت سے ہوگا"

(پچھلے پچاس سالوں سے بہت بڑھ گیا ہے)۔

14۔ "آخر کار (تباہی کی) وہ گھڑی (ساعت) اچانک آجائے گی اور اتنی اچانک کہ دو آدمی خریدوفروخت کے لئے اپنے سامان کپڑے کا تھان پھیلائیں گے تو نہ قیمت کا فیصلہ ہوسکے گا اور نہ تھان کو واپس لپیٹنے کا وقت ملے گا"۔

لمحہ فکریہ

قیامت سے پہلے کی یہ خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دور میں دی تھی جب کہ ان حالات کا تصور بھی مشکل تھا مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے ان سب کا مشاہدہ کر رہے ہیں، کوئی علامت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے، کوئی ابتدائی اور کوئی آخری مراحل سے گزر رہی ہے۔

اگر آپ قیامت کی ان نشانیوں پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ان کا تعلق اخلاقی بے راہ روی، باہمی معاملات میں ظلم، بے انصافی، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی اور فرائض کی ادائیگی میں سُستی ہے۔ جب کسی قوم میں بحیثیت مجموعی یہ بُرائیاں بڑھ جاتی ہیں تو سمجھو ان کی قیامت اب قریب ہے۔ جب ہم پاکستانی حالات کا قیامت کی نشانیوں سے موازنہ کرتے ہیں تو نہایت خوفناک صورت حال نظر آتی ہے کہ ہم اپنی قیامت کے بہت قریب جا چکے ہیں۔ اگر اب بھی ہم نہیں سمجھتے تو یقین جانو ہماری مہلت بڑی تیزی سے ختم ہوتی جارہی ہے۔

راہِ نجات کیا ہے؟ یہ سوچنا آپ کا کام ہے لیکن سچی توبہ سے آتا ہوا عذاب بھی ٹل جاتا ہے۔

VII۔ یا اولی الامر۔ یا اولی الالباب۔ مہلت بہت کم ہے

فوری ایکشن پالیسی

کیا آپ کو قرآن کریم پر اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونے کا یقین نہیں یا اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر اعتماد نہیں۔ سورۃ الروم آیت 41 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہوگیا لوگوں کی اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے، تاکہ (اللہ تعالیٰ) انہیں مزہ چکھائے، اِن کی بداعمالیوں کا، شاید کہ وہ باز آجائیں"۔

مطلب یہ کہ مصائب انسانوں کے باہمی ظلم کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارننگ

سائن (Warningsign) ہیں تا کہ انسان بُرائی سے باز آجائے۔ اِن کے پیچھے مازسزائیں بلکہ اصلاح ہوتی ہے۔ شاید کہ لوگ سبق سیکھیں اور نیکی کی طرف آجائیں۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بڑے پیمانے پر وبائیں، فصلات کی تباہی، قحط، بدامنی، قتلِ عام، دُشمن کے ہاتھوں شکست اور غیروں کی غلامی وغیرہ سزائیں قوموں کی اپنی بداعمالیوں کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ سورۃ الانفال آیت 25 میں فرمایا گیا ہے:

"(بداعمال قوموں پر) ایسا عذاب آتا ہے جو سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ (اس لئے) ڈرو اس فتنہ سے جو صرف اُن خاص لوگوں تک محدود نہ رہے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے"۔

(سورۃ الانفال، آیت 25)

سورۃ العنکبوت آیت 40 میں فرمایا گیا ہے:

"ہم نے ہر ایک کو اُس کے کرتوتوں کی سزا دی، بعض پر پتھروں کا مینہ برسایا، کسی کو کڑک نے آلیا، بعض کو زمین نگل گئی اور بعض کو ہم نے ڈبو دیا۔ ہم نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اپنی تباہی کی وجہ وہ خود تھے"۔

اگر آپ قرآن کریم کی مندرجہ بالا اور اسی طرح کی دوسری بہت سی آیات کی روشنی میں پاکستان کے مسائل اور مصائب کا تجزیہ کریں تو اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہیں گے کہ یہ سب ہماری کرتوتوں پر قدرت کا ردِّ عمل ہیں، اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ یہ ہمیں سبق سکھانے کے لئے ہیں کہ اپنے مہربان رب کی طرف واپس آجائیں۔ تخلیقِ پاکستان کے پیچھے لا الٰہ الا اللّٰہ کے نظریہ کو عملی جامہ پہنائیں۔ اللہ تعالیٰ کی مقرر شدہ روحانی، اخلاقی، معاشرتی حدود کو جو ہم بلا دھڑک توڑتے ہیں اس سے باز آئیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا احساس کریں اور کسی کا حق ضائع نہ ہونے دیں۔

افسوس! کہ آج کل کے اکثر دانشور اپنی مادی سوچ کے نتیجے میں پاکستان میں برپا اِن وارننگ سگنلز کا تجزیہ طبیعات کی دُنیا سے کرتے ہیں اور وہیں اٹک کے گئے ہیں۔ زلزلے آئے تو کہا زمین کی پلیٹیں ہل گئی تھیں، تباہ کن سیلاب آیا تو اس کی وجہ ماحول میں گرمی اور مون سون کی شدت سے جوڑ دیا۔ اندھے قتل ہو رہے ہیں تو اندرونی اور بیرونی سازشوں کو ذمہ دار قرار دیا۔

مادی طور پر یہ تجربے غلط نہیں لیکن آخری حقیقت بھی یہ نہیں۔ مادی اسباب کو ماننے والے یہ دانشور مسبب الاسباب کا کیوں نہیں سوچتے؟ کیا کافروں کی طرح ہمارے دل سخت ہو چکے ہیں؟ ان کے لئے تو دنیا میں ڈھیل ہے لیکن ہم سبق کیوں نہیں سیکھتے؟ نہیں ڈرتے کہ ہمارا اس طرح کا رویہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں بھی بدل سکتا ہے۔ جس کے متعلق سورۃ الانعام کی آیت 45 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ایسی نافرمان قوموں کو اللہ تعالیٰ جڑ سے کاٹ دیتا ہے"۔

سورۃ الانعام آیت 43 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر (ہمارا ابتدائی وارننگ) عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے؟ لیکن اُن کے دل سخت ہو گئے ہیں اور شیطان نے ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے"۔

(سورۃ الانعام، آیت 43)

اس آیت مبارکہ میں مالک کی خفگی کا اظہار ہے وہاں اس میں بچنے کا بھی طریقہ بتا دیا گیا ہے کہ مصائب کے وقت وہ لوگ اپنے مہربان رب کے سامنے اپنے گناہوں پر گڑگڑائیں۔ شیطان کی چالبازیوں کو سمجھیں، اپنے دلوں کو نرم کریں اور اصلاح کی طرف آئیں۔

☆ شہداء نے جس وعدہ کی خاطر پاکستان کی بنیادوں میں اپنا خون ڈالا تھا، وہ وعدہ پورا کریں۔ "پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ" پاکستانی اسے بھول سکتے ہیں لیکن قدرت کبھی نہیں بھولتی۔ ہمارے مصائب اس وعدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہیں۔ اس کے انتقام سے بچنے کے لئے پاکستان جو سیکولرازم کی راہ پر چل نکلا ہے اسے روک لیں اور اسے ایک جدید اسلامی ریاست بنانے کی بھرپور کوشش کریں۔

☆ فرداً فرداً اور مجموعی طور پر حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جس سے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی تھی آیت کریمہ "**لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ**" ("اے اللہ! کوئی معبود نہیں سوائے تیرے، تُو پاک ہے ہر کمزوری سے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں") کے ذریعہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

☆ آج کل دن منانے کا بڑا رواج ہے۔ کبھی عورتوں کے حقوق کا دن، کبھی جنگلی جانوروں کے تحفظ کا دن، کبھی بچوں کا دن وغیرہ وغیرہ تا کہ لوگوں میں ان کے مسائل کا احساس زندہ ہو۔ اس وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ اپنی بقاء ہے۔ اگر دن ہی منانے ہیں تو اپنی بقاء کے لئے دن منایا جائے۔ قومی سطح پر مجموعی توبہ کی سخت ضرورت ہے۔

☆ میڈیا سے اُٹھنے والا ثقافتی گندگی یعنی فحاشی اور بے حیائی کے پروگرام جن سے رُوحانی طور پر پاکستان کی فضاء انتہائی آلودہ ہو چکی ہے، بند کئے جائیں تا کہ یہ آلودگی کم سے کم ہو اور وطنِ عزیز پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ یقین کریں کہ ہمارے بے شمار مصائب کی وجہ ہماری فضاؤں میں فحاشی کی آلودگی ہے۔

☆ انفرادی طور پر بُرائی کی مخالفت کریں، اگر روک سکتے ہیں تو روکیں ورنہ دل میں ہی کراہت کا اظہار کریں اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

☆ احیائے اسلام اور معاشرتی خرابیوں کو دُور کرنے کے لئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فرداً فرداً تحریک شروع کی جائے۔ خصوصاً وہ ریٹائرڈ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے غمِ روزگار سے نجات دی ہے۔ اُن پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بقیہ زندگی کا اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کے لئے وقف کر کے سابقہ کوتاہیوں کی معافی مانگیں۔

اے اہلِ وطن! راہِ نجات سامنے ہے۔ اس پر چلنا یا نہ چلنا آپ کا فیصلہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ وہ غفور الرحیم رب ہماری آہ وزاری کو قبول فرما کر وعا ہو ہم پر اپنی رحمت کے دریا بہا سکتا ہے۔ انشاءاللہ پھر دلوں کو سکون ملے گا، خوشحالی ہمارے قدم چومے گی، دُنیا اور آخرت میں عزت حاصل ہوگی۔

یاد رکھو، جو قومیں اللہ تعالیٰ کو بھول جاتی ہیں وہ اُنہیں دُنیاوی اسباب کے سپرد کر دیتا ہے۔

VIII۔ روشن پاکستان

بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ اگر ہم اپنی غلطیوں کی تلافی کر لیتے ہیں تو انشاءاللہ نہ صرف بچ جائیں گے بلکہ پاکستان انشاءاللہ دُنیا کے نقشے پر ایک مُبارک معزز، خیر کی قوت کے طور پر ضرور اُبھرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے "وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. "جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دیتا ہے اور اسے ایسے ذرائع سے رزق دیتا ہے جن کا اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا"۔ (سورۃ الطلاق، آیت 3-2)

اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبریوں کے مطابق جب پاکستانی راہ نجات کی طرف چل پڑیں گے تو انشاءاللہ حسبِ ذیل انعامات پائیں گے۔

- ☆ موسموں میں ایسی تبدیلیاں آئیں گی کہ زراعت بہت اچھی ہوجائے گی۔معدنی دولت ملے گی۔
- ☆ ملک میں امن وامان، محبت، بھائی چارہ کی فضاء پیدا ہوگی۔کاروبار بڑھے گا۔روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔
- ☆ باہر کے ملکوں کے لوگ پاکستان میں اپنی دولت لیکر آئیں گے۔لوکل اور فارن انویسٹمنٹ ترقی کرے گی۔کارخانے لگیں گے۔ملک میں گیس اور تیل کے ذخائر ملکی ضرورت سے زیادہ نکلیں گے۔ سستی بجلی گھر لگیں گے۔بہت جلد پاکستان زندگی کے ہر شعبہ میں خود کفیل ہوجائے گا۔
- ☆ پاکستان کے وقار میں اضافہ ہوگا۔مسلم ممالک پاکستان سے دوستی پر خوش ہونگے۔پاکستان کی عزت کو وہ اپنی عزت سمجھیں گے۔
- ☆ دشمنوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ رعب ڈال دے گا۔شرارتوں سے باز آجائیں گے بلکہ پاکستان کی دوستی پر فخر کریں گے۔
- ☆ ہر طرح کی جسمانی، رُوحانی اور اخلاقی بیماریاں بہت کم ہوجائیں گے۔انشاءاللہ پاکستان صحت مند لوگوں کا صحت مند ملک بن جائے گا۔

راہِ نجات صاف ظاہر ہے۔

آپ نے کس راہ پر چلنا ہے؟ یہ فیصلہ آپ کا ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

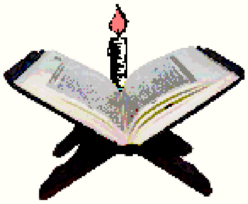

ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا مقصد یہ ہے کہ کتاب اللہ کے نور سے اپنے دلوں کو روشن کیا جائے اور دنیا کو جگمگایا جائے۔ آج اگر 100 میں سے 25 آدمی کلمہ شہادت کا اقرار کرتے ہیں تو اکیسویں صدی کے آخر تک زیادہ نہیں تو کم از کم آدھی انسانیت تو اس بات کی شہادت دے کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں"۔ اس عظیم مشن کی خاطر "ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن" کے رفقاء دلائل اور علمی ذرائع سے اسلام کی حقانیت کو دنیا پر واضح کر رہے ہیں۔ اسی کی خاطر وہ پاکستان کو ایک مضبوط اسلامی، شورائی، فلاحی مملکت دیکھنا چاہتے ہیں جو دورِ جدید میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ایک مثال ہو۔ اُن کے سامنے سورۃ الرعد، آیت 40 میں دیا گیا اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پیشِ نظر ہے: **فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ** "پس تم پر (تمام انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو) پہنچانا ہے اور ہم پر حساب لینا ہے"۔ ایک انسان دوسرے انسان کی سب سے بڑی خدمت بھی یہی کر سکتا ہے کہ اُسے جہنم میں گرنے سے بچا لیا جائے۔ حدیث پاک ہے "اگر آپ کی کوششوں سے ایک آدمی بھی راہ ہدایت پا لے تو اس کا اجر دنیا کے تمام خزانوں سے زیادہ ہے"۔

محترم بھائیو اور بہنو: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ O
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ O

"وہ (اسلام کے مخالفین) چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو O وہی ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو"۔ (سورۃ التوبہ، آیت 32-33)

"ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن" اس غرض کی تکمیل میں آپ کو شمولیت کی دعوت دیتی ہے آیئے اکٹھے ہو کر اپنے قلوب کو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور کریں اور کفار جن کی یہ کوشش ہے کہ یہ نور بجھ جائے اُن کا کام بنا دیں۔

مندرجہ ذیل ممبر شپ فارم کے مطابق اپنے ارادہ اور تعاون کا اظہار فرمایئے۔

ممبر شپ فارم ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فائونڈیشن

میں "ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن" کے پیشِ نظر روحانی، علمی اور عالمی تبلیغی مقاصد سے متفق ہوں، بین الاقوامی طور پر اسلام کو سائنسی دلائل، تحقیق اور ابلاغ کے جدید ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے رُوشناس کرانا اپنا فرض سمجھتا ہوں، مسلمانوں میں اتحاد، غیر مسلم کی تالیفِ قلوب اور نو مسلم کی بحالی کے لئے رضائے الٰہی کے مطابق اپنے فرض کو پورا کرنا چاہتا ہوں۔ اسلامی معاشرہ میں تفرقات کو ختم کرنے اور مساجد کے مرکزی کردار کے احیاء کی حمایت کرتا ہوں۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کے فرمان کے مطابق اپنے رب کا ذکر بلند کرتا رہوں گا ان شاء اللہ۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے میں "ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن" میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

نام -- عمر ------------------

تعلیم ------------------------ شعبہ / پیشہ / کام / تجربہ ------------------

سکنہ (ایڈریس) ---

ٹیلیفون ---------------------------- ای میل ----------------------

دستخط -------------------------

ہولی قرآن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فائونڈیشن

ہیڈ آفس: چیئرمین سلطان بشیر محمود (ستارۂ امتیاز)

محترمہ فاطمہ حمید صاحبہ (ایگزیکٹو ڈائریکٹر IQL) محترم منصور صادق صاحب (ڈائریکٹر ایڈمن IQL)

محترم کرنل غلام شبیر اعوان (رکن مجلس عاملہ IQL)، میڈم فائزہ غزنوی صاحبہ (رکن مجلس عاملہ IQL)

60-A، نجم الدین روڈ، F-8/4، اسلام آباد

ای میل sbmahmood1213@yahoo.com ویب سائیٹ www.darulhikmat.com فون نمبر 051-2282058

لاہور آفس:

محمد اسلم خان، 0322-4078893، E-114 واپڈا ٹاؤن، لاہور

کھاریاں آفس: حاجی رضا احمد (رضائے مصطفےٰ) 0300-9512757

ہاؤس نمبر 225، سٹریٹ نمبر 6، فتح جنگ کالونی کھاریاں، ضلع گجرات

Tibb Dost / Ahbab e Tibb

Membership Request

Allopathy cure system, which is only about 300 years old, has cured lot of diseases and has prolonged the human life. But because of the side effects which almost all Allopathic medicines have, the quality of life has suffered. Resulting in multiple problems, new diseases, pain, agony and lack of fulfillment. This coupled with the ever increasing cost of cure has made it beyond means of common man.

Tibb cure is the oldest system and is known to be mother of all the modern day cure systems. This system is absolutely natural, simple and based on what ALLAH ALMIGHTY has created in terms of Flora Fauna, minerals and so many useful open/ hidden treasures for use and betterment/ benefit of the mankind.

All the systems to keep us fit and healthy are built within us, we are supposed to eat, drink and use all the divine blessings, follow the rules prescribed by ALLAH and his messenger and live as close to nature as we are designed. We therefore are not destined to be sick. We must remain close to nature, follow the nature's law and rules (ALLAH's Commandments). It's only when we start violating nature& do not followthe chosen path, then we start falling sick and when we fall sick, ALLAH cures us (Surah 26, vers80). So, If we want to live a happy, healthy and contended life we have to go back to the basics and the very basis of our creation and follow the nature as per the way scribed for us.

fully understand and want to comply with all above, am committed to your movement for revival/ renaissance of Tibb. I am ready to do whatever is in my means to help strengthen this movement. I may kindly be enrolled as member of 'Ahbab e Tibb' family/ movement. My particulars are as follows:-

Name: .... Age: ....

Education: .... CNIC#: ....

Tel/Mobile:..................Email: ....

Present Profession/job/activities: ....

Address: ....

....

Advocacy	Lecturing	Tibb Practice	Project Mgt

I am interested to help in the areas marked/ticked.

Intellectual	Administration	Invest Partner	Setting up Institute

Any additional Information: ....

....

Date :............................ (Name) : ....

اگر کوئی بھائی، بہن ! اصلاح احوال کے لئے اس کتابچہ کو من وعن چھپوا کر خود تقسیم کرنا چاہتے ہیں یا کسی اور زبان میں ترجمہ کر کے چھاپنا چاہتے ہیں تو لکھ کر اجازت لیں۔ اس نیک مقصد کے لئے خصوصی رعائتی قیمت پر ہم بھی آپ کو مطلوبہ تعداد بذریعہ VP بھیج سکتے ہیں۔

دارالحکمت انٹرنیشنل (ٹرسٹ)

60-A ناظم الدین روڈ، F-8/4 اسلام آباد

051-2282058,0335-5477723

ای میل sbmahmood1213@yahoo.com ویب سائٹ www.darulhikmat.com

فهرست بُکس